کہاں گئے ہو؟

مستحسن خیال

کہاں گئے ہو؟
کہاں گئے ہو؟
سبھی کو روتا ہوا، بلکتا ہوا چھوڑ کر
تم کہاں گئے ہو؟
نئے سفر پر یہ کس طرح مہرباں گئے ہو؟
کہاں گئے ہو؟
جہاں سے واپس نہ کوئی آئے وہاں گئے ہو؟
کہاں گئے ہو؟

سبھی کو جانا ہے
سب ہی جاتے ہیں
اپنے اجداد سب گئے ہیں
مگر یہ تم ہو کہ چھوڑ کر
ناگہاں گئے ہو
کہاں گئے ہو؟

وہ کاروبارِ حیات سارا
وہ ساری فکریں وہ ساری سوچیں
جھٹک کے دامن سے کارہائے زیاں گئے ہو
کہاں گئے ہو؟

زمین اپنے خزانے لے کر پڑی ہوئی ہے
جو گردشوں میں
زمین والے لگے ہوئے ہیں جو رات دن
اپنی سازشوں میں
تمھارے خاکی بدن نے اوڑھی ہے خاک لیکن
پڑا ہوا ہے انوکھی گردش میں چاک لیکن
ستارہ بن کر کہیں سرِ آسماں گئے ہو
کہاں گئے ہو؟

ابھی یہاں تھے
تمھارے قدموں کی چاپ جیسے فضاؤں میں ہے
تمھاری خوشبو کا رنگ دیکھو ہواؤں میں ہے
تمھاری باتوں، تمھاری خوشبو
تمھارے سائے کی تھی ضرورت
مگر یہ تم ہو، ہوا کی صورت
مثالِ ابرِ رواں گئے ہو
کہاں گئے ہو

کوئی ستارہ ہو، کوئی جگنو ہو
جو بھی کچھ ہو
جہاں اندھیرا ہو، روشنی کی کرن بہت ہے
تمھیں ٹھہرنا تھا، مسکرانا تھا
جگمگانا تھا، روشنی کو بکھیرنا تھا
مگر مثالِ ستارۂ بے نشاں گئے ہو
کہاں گئے ہو؟

جو رات اپنے شفیق سائے کی عافیت
تم سے چھینتی تھی

وہ رات اب تو نہ آسکے گی
وہ دن جو اپنے پرانے ترکش سے
بے وفائی کے تیر لے کر فگار کرتا تھا
دل تمھارا
وہ دن بھی اب تو نہ آسکے گا
وہاں پہ امن وسکون ہوگا
جہاں گئے ہو
کہاں گئے ہو؟

نہ کوئی تختی، نہ کوئی کتبہ
مگر یہ دیکھو
وہیں پہ جنت نشان قدموں کی خاک بھی ہے
جہاں گئے ہو
تم اپنے اجداد ہی کی جانب
میاں گئے ہو
بہ ہمرہِ قدسیاں گئے ہو
بدن پہ لے کر مسافتوں کے نشاں گئے ہو
کہاں گئے ہو؟

چلے گئے ہو ضرور لیکن
ہمارے دل سے کہاں گئے ہو؟
قرار دل تھے، قرارِ جاں تھے
جو تم گئے ہو قرار کیسا؟
بس آتے آتے ہی صبر آئے
اِسی دعا سے سکوں ملے گا
خدا کا سایہ ہو اُس جگہ پر جہاں گئے ہو